السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری خالہ کا کہنا ہے کہ بلاشبہ اس نے مجھے اپنی بڑی بیٹی اور میرے بعد والی بہن کو دودھ پلایا ہے مگر مجھے اوراس کو رضعات کی تعداد معلوم نہیں ۔کیا میں بغیر حجاب وپردہ کےاپنے خالہ زاد بھائی اورخالہ کے خاوند (خالو) کے سامنے آسکتی ہوں یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احتیاط اسی میں ہے کہ تم ان میں سے کسی کے سامنے بے حجاب ہوکر نہ آؤاور نہ ہی اپنی خالہ کے بیٹوں میں سے کسی سے شادی کرو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کردیا کہ پانچ معلوم رضعات سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے پس اگر رضعات کی تعداد معلوم نہ ہو تو بلاشبہ اس طرح کے امور میں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اس بات کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے غوروفکر کرے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں کیسے بیان ہے کہ یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ عتبہ بن ابی وقاص کے بچے کے متعلق جھگڑا کیا یہ فتح مکہ کے سال کا واقعہ ہے سعد بن ابی وقاص کہتے تھے یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے میرے بھائی نے مجھے اس بچے کو لے لینے کی ہدایت کی تھی عبد بن زمعہ کہتے تھے یہ میرا بھائی اور میرے باپ کا بیٹا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یقیناً عتبہ بن ابی وقاص نے اس عورت (عبد بن زمعہ کے باپ کی لونڈی) سے زنا کیا اور اپنی وفات سے پہلے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ زمعہ کی لونڈی سے ہونے والا بچہ میرے نطفے سے ہے لہٰذا اس کو اپنے قبضے میں لے لینا تو اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الولد للفراش" "لڑکا صاحب فراش کا ہے۔"

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ یہ بچہ عبد بن زمعہ کو ملے گا اور فرمایا:

"[الولد للفراش وللعاہر الحجر. واحتجبی منہ یا سودة بنت زمعة"[1]

"بچہ صاحب فراش کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پردے کا حکم اس مفروضے کی بنا پر دیا کہ وہ لڑکا ان کا بھائی ہے لہٰذا سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موت تک اس لڑکے نے نہیں دیکھا تھا۔ (محمد بن عبدالمقصود

---

[1] صحیح البخاری رقم الحدیث (1948) صحیح مسلم رقم الحدیث (1457) ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 564

محدث فتویٰ